مدارس کا نظام تکرار ومطالعہ

مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان

پاکستان کے دینی مدارس میں تعلیمی نظام کے استحکام کی دیگر وجوہات کے ساتھ ایک وجہ جہاں ساتذہ کا شوق وذوق سے تدریس کو اختیار کرنا ہے، اور طلباء کا اہتمام کے ساتھ دور دراز سے آکر علم کے حصول میں مشغول ہونا ہے وہاں ایک بڑی اہم وجہ مدارس اسلامیہ میں تکرار ومطالعہ کا نظام بھی ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ اساتذہ اپنے سبق کی تیاری کے لئے مختلف شروحات وحواشی کا مطالعہ کرتے ہیں، اپنے تعلیم کے زمانے میں تیار کردہ اپنی تدریسی تقاریر کا بھی سہارا لیتے ہیں، اور پھر پوری تفصیل کے ساتھ سبق کی عبارت حل کرتے ہیں، صورتِ مسئلہ سمجھانے میں عبارت میں موجود اشکالات کے جوابات دیتے ہیں اور ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ طلبہ سبق کو پورے طور پر سمجھ لیں، اس دوران اگر عزیز طلباء کے ذہن میں کوئی سوال پیدا ہوتا ہے تو اساتذہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ اس سوال کو وہ حل کریں۔

چنانچہ ذہین طلباء پوری توجہ، پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے استاذ کی تقریر کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے لئے وہ سبق میں آنے سے پہلے سبق کا پہلے سے مطالعہ کرتے ہیں، کتاب میں موجود حواشی کو بھی پڑھتے ہیں، کتاب کی کوئی شرح انہیں دستیاب ہوتو اس کا بھی مطالعہ کرتے ہیں، پھر سبق کے دوران استاذ کی تقریر کے نکات کو تحریر کرنے کی بھی کوشش رہتی ہے، اس طرح سے اساتذہ کی درسی تقاریر طلباء کے عام فائدے کے لئے وجود میں آتی ہیں۔ چنانچہ آج مختلف درسی کتب کی اکثر شروحات کا ابتدائی مسودہ وہی تقریری ودرسی نکات پر مشتمل تحریریں ہیں جو طلباء نے دورانِ درس اپنے اساتذہ کی تحریر فرمائی ہیں۔

یہ تمام طریقے کہ سبق میں آنے سے پہلے سبق کا مطالعہ کیا جائے، اس کے لئے دستیاب مواد یعنی حواشی، شروحات اور درسی تقاریر کا مطالعہ کیا جائے۔ اس طرح پوری توجہ کے ساتھ سبق کو سنا جائے پھر دوران درس اگر کوئی سوال، اشکال پیدا ہوتو اسے استاد کے سامنے رکھا جائے۔ یہ سب باتیں اپنی جگہ نہایت ضروری اور اہم ہیں اور عزیز طلباء کو ان کا ہمیشہ اہتمام کرنا چاہیے۔ لیکن تکرار کا اہتمام اپنی جگہ زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ مشہور مقولہ ہے "إذا تکـرر تقـرر" چنانچہ اکثر مدارس دینیہ میں طلباء کے تکرار ومطالعہ کا اہتمام کرایا جاتا ہے اس کے لئے نگران اساتذہ

مقرر کئے جاتے ہیں جو پورے سال نہایت مستعدی سے تکرار و مطالعہ کی نگرانی کا عمل جاری رکھتے ہیں۔اس سلسلے میں تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ درجہ رابعہ تک کے طلباء کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں تکرار کے لئے بنادی جائیں اس میں طلبا کی تعداد زیادہ نہ ہو، کوشش یہ ہو کہ ہر طالب علم کو کم از کم ایک کتاب تکرار کرانے کا موقع ملے، اس جماعت میں اگر طلباء کی تعداد زیادہ ہوگی تو پھر چند ایک طلبا ہی تکرار کرا سکتے ہیں اور بقیہ طلبہ صرف سننے پر اکتفاق کریں گے۔ظاہر ہے کہ یہ مناسب نہیں۔جب ہر طالب علم تکرار کرانے کا ذمہ دار ہوگا تو وہ سبق کو دھیان سے سنے گا اور پھر تکرار کرانے میں اسے دقت کا سامنا نہیں ہوگا لیکن اگر طالب علم کو یہ معلوم ہو کہ مجھے محض سامع بن کر تکرار میں بیٹھنا ہے تو پھر وہ توجہ سے نہ سبق سنے گا اور نہ ہی تکرار میں اسے کوئی بڑا فائدہ حاصل ہوگا، پھر یہ بھی ضروری ہے کہ تکرار کرانے والے طالب علم کی کتاب کو وقفے وقفے سے تبدیل کر دیا جاتا رہے اگر کوئی طالب ہدایت النحو کا تکرار کرا رہا ہے تو اسے قدوری، زاد الطالبین ایساغوجی وغیرہ کے تکرار کرانے کا بھی موقع ملنا چاہیے۔یہ پھر اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سلسلے میں فکر فرماتے رہیں۔البتہ اگر کوئی طالب علم بہت ہی کمزور یا ضعیف ہے اور وہ تکرار کرانے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور کسی قسم کی اصلاح بھی اس کے حق میں بہتر ثابت نہیں ہو رہی ہے تو پھر ایسے طالب علم کو طلباء کے لئے پریشانی کا باعث نہیں بنانا چاہیے۔

نظام تکرار کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ طلباء کو اتنا وقت ضرور ملنا چاہیے کہ وہ اپنی مقررہ کتب کا تکرار پورا کرسکیں، مثلاً ایک درجہ میں اگر پانچ یا چھ سبق ہیں تو پھر ان کے تکرار کے لئے یقیناً پانچ گھنٹے کا وقت ہونا چاہیے تا کہ طلباء اپنے تکرار کا عمل پورا کرسکیں۔دورانِ تکرار نگرانی کرنے والے اساتذہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جائزہ لیتے رہیں کہ آیا طلباء تکرار کے لئے جو جمع ہیں تو وہ واقعتاً اپنے وقت کا صحیح استعمال کر رہے ہیں۔نگران حضرات کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ دیکھیں کہ تکرار کرانے والے بہترین طلباء کون کون ہیں؟اسی طرح تکرار میں کمزور طالب علم بھی ان کی نگاہ میں ہونا چاہیے۔

نظامِ تکرار کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ طلباء کو اپنے اسباق یاد ہو جاتے ہیں اور ان کے حصولِ علم کی کوشش جاری رہتی ہے اسی طرح نظام تکرار کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ طلباء کو اپنے سبق کی تعبیر کا ملکہ بھی حاصل ہوتا ہے، چنانچہ جو طالب علم بہترین تکرار کرنے والے قرار پائے گا، وہ بہترین مدرس بھی ثابت ہوگا، وہ بہتر مقرر بھی ہوگا، اسے اپنے مافی الضمیر ی کو بہتر انداز سے تعبیر کرنے کا بھی سلیقہ حاصل ہوگا۔چنانچہ تکرار کا یہ اہتمام مدارس دینیہ کے طلباء کو مبارک ہو۔

ابتدائی درجات کے طلباء کے لئے ایک اور چیز جو تکرار کے ساتھ ساتھ مفید ہے وہ اپنے سبق کو زبانی یاد کرنا ہے، یہ زبانی سبق کو یاد کرنا بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے۔چنانچہ وہ طالب علم جو تکرار میں نہیں چل سکتے انہیں الگ بٹھا کر سبق کو زبانی یاد کرانا بھی اہم ہے۔چنانچہ صیغوں کو، گردانوں کو زبانی یاد کرایا جاتا ہے۔ترکیبوں کو زبانی یاد کرلیا جاتا ہے، نحو میں مرفوعات، منصوبات، مجرورات کی مختلف حالتیں زبانی یاد کرائی جاتی ہیں۔ادب عربی میں عربی

اشعار اور احادیث نبویہ میں چھوٹی چھوٹی احادیث کو زبانی یاد کرانا بڑے فائدہ کی بات ہے۔ لہٰذا جن مدارس میں اساتذہ طلباء پر زبانی یاد کرنے کی یہ محنت کرواتے، تو ایسے طلباء ہمیشہ اپنے اساتذہ کو دعائیں دیتے ہیں۔

مدارس دینیہ میں اسباق کو زبانی یاد کرانا، تکرار کرانا جیسی ضروری ہے ایسے ہی مطالعہ بھی ضروری ہے، چنانچہ وہ طلباء جو بڑے درجات سے تعلق رکھتے ہیں، مثلاً درجہ خامسہ، سادسہ، سابعہ اور دورہ حدیث کے طلباء، ان کے لئے مطالعہ کی اہمیت تکرار کے مقابلہ میں زیادہ ہے، اگر چہ یہ طلباء اپنی بعض کتابوں کا تکرار کرتے ہیں تو وہ بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ مطالعہ میں اس بات کا التزام ہونا چاہیے کہ آپ جو سبق پڑھ چکے ہیں، اس کو مطالعہ کے دوران آپ پوری طرح ذہن نشین کریں، حواشی اور عبارت کو بالاستیعاب مکمل پڑھیں، اس کتاب سے متعلق جس کا آپ مطالعہ کررہے ہیں اگر کوئی شرح دستیاب ہے تو اسے بھی اپنے مطالعہ میں رکھیں، بہتر یہ ہے کہ آپ کسی شرح کا انتخاب کرنے کے لئے اپنے اساتذہ سے بھی مشورہ لیں پھر جس کتاب کا آپ مطالعہ کررہے ہیں اس سے متعلق اگر کوئی استاذ کی درسی تقریر دستیاب ہے تو اسے بھی مطالعہ میں شامل کرنا چاہیے۔

تکرار کی طرح مطالعہ بھی ضروری ہے کہ آپ تمام کتابوں کا مطالعہ کریں۔ محض خانہ پوری کے لئے ایک یا دو کتابوں کا مطالعہ کر لینا قطعاً کافی نہیں ہے، مکمل طور پر تمام کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ مطالعہ چونکہ خاموشی سے انجام پانے والا ایک عمل ہے اس لئے بعض مرتبہ طبیعت میں جلدی، اکتاہٹ یا سستی غالب آنے لگتی ہے، ایسی صورت میں تازہ وضو کرنا یا نشست کا انداز بدلنا یا زیر مطالعہ کتاب کا بدلنا مفید ہوتا ہے۔ دوران مطالعہ ادھر ادھر دیکھنا، فضول کاموں میں مشغول ہونا مطالعہ کے لئے نقصان دہ عمل ہے۔

مطالعہ کے عمل کی نگرانی کرنے والے اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مطالعہ کرنے والے طلباء پر نگاہ رکھیں کہ طلباء واقعتاً اپنا قیمتی وقت اپنی مقررہ کردہ کتابوں میں صرف کررہے ہیں، یا کہیں ان کا وقت بے کار ضائع تو نہیں ہورہا۔

اس کے لئے ایسے طلباء کو جو مطالعہ سے کتاب کو نہیں سمجھ رہے سمجھانا چاہیے کہ وہ بار بار کئی مرتبہ اپنے سبق کا مطالعہ کریں تاکہ اگر ایک مرتبہ مطالعہ کرنے سے انہیں بات ذہن نشین نہیں ہوئی تو وہ پھر مکرر اپنا مطالعہ جاری رکھیں تا آنکہ انہیں کتاب سے ایک تعلق حاصل ہوجائے۔ اساتذہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ طلباء کو سمجھائیں کہ مطالعہ ایک بے کار یا فضول عمل نہیں ہے، تھوڑی سی محنت سے طلباء اس میں کمال حاصل کرسکتے ہیں۔ طلباء کو یہ بھی سمجھانا چاہیے کہ دوران مطالعہ اگر انہیں کوئی ایسی بات ملی ہے جو ان کے خیال میں فائدہ سے خالی نہیں ہے تو طلبا ایسی باتوں کو اپنے پاس کاپی میں محفوظ بھی کرتے رہیں۔

نظام تکرار و مطالعہ کا جب ذکر ہورہا ہے تو اس میں ایک بات مزید جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے وہ

طلباء کی تحریری مشقیں ہیں، یقیناً روزانہ اساتذہ طلباء کو کچھ ہوم ورک بھی دیتے ہیں بعض دفعہ یہ بعض سوالات کے جوابات ہوتے ہیں، بعض مرتبہ یہ مختلف تمارین ہوتی ہیں جنہیں حل کرنے کے لئے کہا جاتا ہے، تو اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ طلباء کو اس طرح کا تحریری کام بھی ضرور دیتے رہیں۔ علم کے حصول کے لئے تحریری طور پر اس طرح کی مشقیں بھی فوائد سے خالی نہیں یہی تحریر کا کمال ومہارت، کل ان عزیز طلباء کے لئے مقالات کی، مضامین کی تیاری میں مہارت کا سبب قرار پائے گی۔

چنانچہ مدارس دینیہ کے اساتذہ ومنتظمین سے ہماری گزارش ہے کہ وہ مدارس کے نظام تکرار ومطالعہ کو پورے شوق وجذبہ کے ساتھ انجام دیں، طلباء کو اس کی طرف آمادہ کریں، انہیں اس کا شوق دلائیں، ان کے سامنے اس کی افادیت کا تذکرہ بار بار کریں، ان کی مکمل نگرانی رکھیں، اس طرح علم کی یہ مبارک شمعیں روشن رہیں گی اور آپ حضرات اس کے اجر وثواب سے اللہ رب العزت کے یہاں ماجور قرار پائیں گے۔

اللہ رب العزت آپ حضرات کی ان کوششوں کو قبول فرمائیں اور مدارس دینیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے عزیز طلباء کو اللہ رب العزت علم نافع اور عمل صالح سے نوازیں۔ آمین۔

☆☆☆

مہتمم حضرات، پرنسپل صاحبان اور اساتذۂ کرام کے لئے خوش خبری

★ اسی طرح ہر استاد کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ طلبہ اور طالبات اپنے والدین کی قدر کرنے والے اور ان کی دعائیں حاصل کرکے اپنے علم میں ترقی کرنے والے ہوں اس کے لئے بھی الحمد اللہ کتاب **والدین کی قدر کیجئے** تیار ہوئی ہے۔ اس کتاب پر جامعہ دارالعلوم کورنگی کے نائب مفتی مولانا حضرت محمود اشرف صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاد حضرت مولانا مفتی عاصم ذکی صاحب مدظلہم العالی نے تعریفی کلمات لکھے ہیں اور گزارش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ طلبہ و طالبات تک یہ کتاب پہنچائی جائے۔
اس کتاب میں انتہائی آسان اور دل نشین انداز میں قرآن وحدیث کی روشنی میں دل چسپ اور عبرت آموز واقعات کے ذریعے سے اولاد کو والدین کے ادب واحترام اور ان کی اطاعت پر ابھارا گیا ہے اور ان کی نافرمانی سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

★ اسی طرح طلبہ کو اپنے اسلاف اور اکابر کے واقعات بتلا کر ان کے اندر صفات حمیدہ پیدا کرنے کی خواہش ہر مہتمم اور استاد کی ہوتی ہے اس کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے واقعات کو **صحابہؓ کے واقعات** اور **تابعینؒ کے واقعات** کے نام سے نہایت ہی آسان اردو میں اور دل نشین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں بھی ان شاء اللہ طلبہ وطالبات کی تربیت کے لئے مفید رہیں گی۔

ملنے کا پتہ: اسٹاکسٹ مکتبۂ بیت العلم: دکان نمبر 1 فداء منزل گوالی لین نمبر 3 نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

ناشر دار الھدیٰ

فون نمبر: 2726509، موبائل: 0300-8213802
03343638900

یہ تمام کتابیں ہم سے براہ راست طلب فرمائیں
یا
کسی بھی معیاری کتب خانہ سے رجوع فرمائیں